زمین ساکن ہے

از

سید محمد عاقل ہمدانی قادری

از

ابوالعادل سید محمد عاقل ہمدآنی قادری

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زمین ساکن ہے

مرتب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابوالعادل سید محمد عاقل ہمدآنی قادری

کمپیوٹررائنز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایضاً

مطبوعہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ غیر مطبوعہ

تاریخ ابتداء۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔31/ مئی 2001ء

نظر ثانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔27 رمضان المبارک1439ھ/12جون 2018ء

ای میل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔aaqilh866@gmail.com

حرف آغاز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ الۡکَرِیۡمِ۔

سائنس کے حوالہ سے کچھ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ زمین سورج کے گرد گردش کر رہی ہے اور سورج ساکن ہے جبکہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ سورج زمین کے گرد گردش کر رہا ہے نہ کہ زمین۔ مگر چند افراد مسلمان جو سائنس سے مغلوب ہیں اور غیروں کی اندھی تقلید میں بہے جاتے ہیں یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ سائنس نے چونکہ بہت ترقی کر لی ہے اور سائنس کی رو سے ثابت ہو چکا ہے کہ زمین سورج کے گرد گھوم رہی ہے اور اپنی مطلب براری کیلئے قرآنی آیات اور احادیث کے ترجمہ کو اُلٹا جامہ پہنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ سائنس کو قرآن و حدیث کے تابع کر کے پرکھنا چاہیے۔

یہاں پر ہم قرآن و حدیث کے حوالوں سے ثابت کریں گے کہ جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ زمین سورج کے گرد گردش کر رہی ہے اور سورج ساکن ہے غلط اور باطل نظریہ ہے۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث کے مطابق اپنا عقیدہ بنانا چاہیے نہ کہ سائنس سے۔

لہٰذا ہم نے ایسی آیاتِ قرآنی اور احادیث مبارکہ اکٹھی کی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ زمین ساکن ہے اور سورج حرکت پذیر ہے اور ساتھ ساتھ احادیث مبارکہ سے مزید معلومات میں اضافہ ہوگا۔ اللہ رب العزت جلِ جلالہ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ مسلمانوں کو قرآن و حدیث کے مطابق اپنا عقیدہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے، وَمَا تُوفِیقِی الا باللہ۔

نیاز مند

ابوالعادل سید محمد عاقل ہمدانی قادری

زمین ساکن ہے آیات قرآنی کی روشنی میں

﴿1﴾ وَهُوَ الَّذِیۡ مَدَّ الۡاَرۡضَ وَجَعَلَ فِیۡهَا رَوَاسِیَ وَاَنۡهٰرًا ۔

(الرعد،پ13آیت نمبر3)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں لنگر اور نہریں بنائیں۔

﴿2﴾ وَاَلۡقٰی فِی الۡاَرۡضِ رَوَاسِیَ اَنۡ تَمِیۡدَ بِکُمۡ ۔

(النحل،پ14 آیت نمبر15)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور اس نے زمین میں لنگر ڈالے کہ کہیں تمہیں لے کر نہ کانپے۔

﴿3﴾ وَجَعَلۡنَا فِی الۡاَرۡضِ رَوَاسِیَ اَنۡ تَمِیۡدَ بِهِمۡ ۔

(الانبیاء،پ17آیت نمبر 1 3)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور زمین میں ہم نے لنگر ڈالے کہ انہیں لے کر نا کانپے۔

﴿4﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَهَا وَاَلۡقٰی فِی الۡاَرۡضِ ۔

﴿5﴾ رَوَاسِیَ اَنۡ تَمِیۡدَ بِکُمۡ ۔

(لقمان،پ21آیت نمبر10)

ترجمہ کنزالایمان :۔اس نے آسمان بنائے بے ایسے ستونوں کے جو تمہیں نظر آئیں اور زمین میں ڈالے لنگر کہ تمہیں لے کر نہ کانپے۔

﴿6﴾ وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ ۔

(ق،پ26آیت نمبر7)

ترجمہ کنزالایمان :۔اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں لنگر ڈالے"

﴿7﴾ وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ۔

(الحجر،پ14آیت نمبر19)

ترجمہ کنزالایمان :۔ اور ہم نے زمین پھیلائی اور اس میں لنگر ڈالے۔

﴿8﴾ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ جَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ۔

(النمل،پ20آیت نمبر61)

ترجمہ کنزالایمان :۔ یا وہ جس نے زمین بسنے کو بنائی اور اس کے بیچ میں نہریں نکالیں اور اس کے لئے لنگر بنائے۔

﴿9﴾ وَ جَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا ۔

(حم السجدة،پ24آیت نمبر10)

ترجمہ کنزالایمان :۔اور اس (زمین) میں اس کے اوپر سے لنگر ڈالے۔

﴿10﴾ وَّ جَعَلۡنَا فِیۡہَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ ۔

(المرسلات، پ29 آیت نمبر27)

ترجمہ کنزالایمان :۔اور ہم نے اس (زمین) میں اونچے اونچے لنگر ڈالے۔

مذکورہ بالادس (10) آیات قرآنی سے معلوم ہوا کہ زمین حرکت نہیں کرتی کیونکہ لنگر ڈالنے سے زمین کا روکنا ہے جیسے سمندر میں جہازوں کیلئے لنگر ڈالے جاتے ہیں تاکہ جہاز اپنے مقام پر کھڑا رہے اور ہوا کہ تھپیڑوں سے ادھر سے اُدھر نہ ڈولنے لگے۔اگر زمین حرکت کر رہی ہوتی تو پہاڑوں کا لنگر ڈالنا بیکار ہوتا (معاذاللہ) جو کہ قرآنی آیات کے سراسر خلاف ہے۔لہٰذا قرآنی آیات سے ثابت ہوا کہ زمین ساکن ہے۔

مزید آیات مبارکہ ملاحظہ کیجئے۔

﴿11﴾ اَللّٰہُ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ۔

(المؤمن، پ24 آیت نمبر64)

ترجمہ کنزالایمان :۔اللہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین ٹھہراؤ بنائی اور آسمان چھت۔

﴿12﴾ وَ اِلَی الۡاَرۡضِ کَیۡفَ سُطِحَتۡ ۔

(الغاشیہ، پ30 آیت نمبر20)

ترجمہ کنزالایمان :۔اور زمین کو کیسے بچھائی گئی۔

﴿13﴾ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ مَہۡدًا ۔

(طٰہٰ، پ16 آیت نمبر 3 5)

ترجمہ کنزالایمان :۔وہ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا کیا۔

﴿14﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۔

(البقرہ،پ1 آیت نمبر22)

ترجمہ کنزالایمان:۔جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو عمارت بنایا۔

﴿15﴾ وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۔

(نوح،پ29آیت نمبر19)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور اللہ نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا۔

﴿16﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِھٰدًا ۔

(النباء،پ30آیت نمبر6)

ترجمہ کنزالایمان:۔کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ کیا۔

مذکورہ بالاچھ (6) آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت جل جلالہ نے زمین کو بچھونا اور ٹھہرا ہوا بنایا اور آسمان کو چھت کو بنایا۔ اور ہر کوئی جانتا ہے کہ بچھونا حرکت نہیں کرتا اور اگر حرکت کرے تو اُس کو بچھونا نہیں کہا جاتا کیونکہ بچھونے پر آرام کیا جاتا ہے جو سکون کا باعث ہے تو ان آیات کریمہ سے بھی معلوم ہوا کہ زمین ساکن ہے اور نظریہ سائنس باطل۔

مزید چند آیات کریمہ اور ملاحظہ کیجئے۔

﴿17﴾ وَسَخَّرَ لَکُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ ۔

(ابراہیم،پ13آیت نمبر33)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور تمہارے لئے سورج اور چاند مسخر کئے جو برابر چل رہے ہیں۔

﴿18﴾ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ ۔

(بنی اسرائیل، پ15 آیت نمبر 78)

ترجمہ کنزالایمان:۔ نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک۔

﴿19﴾ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَغۡرِبَ الشَّمۡسِ وَجَدَہَا تَغۡرُبُ فِیۡ عَیۡنٍ حَمِئَۃٍ ۔

(الکھف، پ15 آیت نمبر 86)

ترجمہ کنزالایمان:۔ یہاں تک کہ جب سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچا اُسے ایک سیاہ کیچڑ کے چشمہ میں ڈوبتا پایا۔

﴿20﴾ وَ ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ الَّیۡلَ وَ النَّہَارَ وَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ؕ کُلٌّ فِیۡ فَلَکٍ یَّسۡبَحُوۡنَ ۔

(الانبیاء، پ17 آیت نمبر 33)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور وہی ہے جس نے بنائے رات اور دن اور سورج اور چاند ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے۔

﴿21﴾ وَ سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ۫ۖ کُلٌّ یَّجۡرِیۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ۔

(فاطر، پ22 آیت نمبر 13)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور اس نے کام میں لگائے سورج اور چاند ہر ایک ایک مقرر معیاد تک چلتا ہے۔

﴿22﴾ وَ الشَّمۡسُ تَجۡرِیۡ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّہَا ؕ ذٰلِکَ تَقۡدِیۡرُ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ ۔

(یسٓ، پ23 آیت نمبر 38)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا۔

﴿23﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۔

(الکھف،پ16آیت نمبر90)

ترجمہ کنزالایمان:۔یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ پہنچا اسے ایسی قوم پر نکلتا پایا جن کے لئے ہم نے سورج سے کوئی آڑ نہیں رکھی۔

﴿24﴾ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۔

(الزمر،پ23آیت نمبر5)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگایا ہر ایک ایک ٹھہرائی معیاد کے لئے چلتا ہے۔

مذکورہ بالا آٹھ(8) آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ چاند اور سورج گردش کر رہے ہیں۔ہر مسلمان جانتا ہے کہ اسلامی تاریخ غروب آفتاب کے بعد بدلتی ہے تو معلوم ہوا کہ پہلے رات آتی ہے پھر دن۔تو لہٰذا معلوم ہوا کہ آسمان و زمین گردش نہیں کرتے بلکہ تارے اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں ایک ترتیب کے ساتھ۔

تفسیر نور العرفان میں ہے۔

معلوم ہوا کہ چاند، تارے، سورج چلتے ہیں نہ کہ آسمان یا زمین۔ یہ سب ٹھہرے ہوئے ہیں لہٰذا فلسفہ قدیم بھی باطل اور جدید بھی۔پھر ان کی گردش مقرر نظام

پر ہے۔ سورج ایک حد پر پہنچ کر لوٹ پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ اِن تمام آیات مقدسہ سے واضح ہے کہ زمین ساکن ہے اور سورج گردش کر رہا ہے۔ لہٰذا سائنس کو قرآن و حدیث کا خادم بناؤ مقابل نہ بناؤ۔

(تفسیر نورالعرفان)

﴿25﴾ اِنَّ اللّٰہَ یُمۡسِکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ اَنۡ تَزُوۡلَا وَلَئِنۡ زَالَتَاۤ اِنۡ اَمۡسَکَہُمَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِہٖ۔

(فاطر، پ22 آیت نمبر41)

ترجمہ کنزالایمان:۔بے شک اللہ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں اور اگر وہ ہٹ جائیں تو انھیں کون روکے اللہ کے سوا۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے تاکہ یہ جنبش نہ کر سکیں اور اگر حرکت کرنے لگیں تو آسمان و زمین کیسے قائم رہ سکتے ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ ہے کہ اُس نے آسمانوں و زمین کو روکے رکھا ہے۔
ان تمام مذکورۃ بالا پچیس (25) قرآنی آیات سے معلوم ہوا کہ زمین ساکن ہے اور سورج اور چاند گردش رہے ہیں نہ کہ زمین سورج کے گرد چکر لگا رہی ہے۔لہٰذا جو سائنس کے باطل عقیدے پر یقین کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی ان عظیم آیات مبارکہ خلاف چلے گا اور جس کا عقیدہ قرآن و حدیث کے مخالف ہو آپ خود ہی اندازہ لگا لیں وہ کون ہو سکتا ہے؟ ہمیں بتانے کی ضرورت نہیں۔اللہ تعالیٰ حق کو اپنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین۔

زمین ساکن ہے احادیث مبارکہ کی روشنی میں

﴿1﴾ عن عبداللہ الصنابحی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : "ان الشمس تطلع و معھا قرن الشیطان۔ فاذا ارتفعت فارقھا ۔ ثم اذا استوت قارنھا ۔ فاذا زالت فارقھا ۔ فاذادنت للغروب قارنھا ۔ فاذا غربت فارقھا ۔" ونھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی تلک الساعات۔

حضرت عبداللہ صنابحی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سورج جب طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے جب سورج بلند ہونے لگے تو اسے جُدا کر لیتا ہے جب سورج سر پر آ جائے تو اِسے ملا دیتا ہے اور جب ڈھل جائے تو جُدا کر لیتا ہے جب غروب ہونے کے قریب ہو تو ملا دیتا ہے اور جب غروب ہو جائے تو ہٹا لیتا ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان تینوں وقتوں میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

موّطا امام مالک حدیث نمبر 44 باب نمبر 10 صفحہ نمبر 203

﴿2﴾ عن عبداللہ بن عمر : ان عمر بن الخطاب ۔ کان یقول : لا تحروا بصلاتکم طلوع الشمس ولا غروبھا فان الشیطان یطلع قرناہ مع طلوع الشمس۔ ویغربان مع غروبھا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرمایا کرتے کہ تم میں سے

کوئی ارادہ کر کے طلوع یا غروب آفتاب کے وقت نماز نہ پڑھے کیونکہ سورج کے طلوع ہوتے وقت شیطان بھی اپنے دو سینگوں کو نکالتا ہے اور وہ سورج کے ساتھ ہی غروب ہوتے ہیں۔

موطاامام مالک حدیث نمبر49 باب نمبر10 صفحہ نمبر204

﴿3﴾ عن ابن عمر رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا طلع حاجب المشس فدعوا الصلوۃ حتی تبرز و اذا غاب حاجب الشمس فدعوا الصلوۃ حتی تغیب ولا تحینوا بصلاتکم طلوع الشمس ولا غروبها فانها تطلع بین قرنی شیطان او الشیطان لا ادری ای ذلك قال هشام۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب سورج کا کنارا طلوع ہونے لگے تو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ پوری طرح طلوع ہو جائے اور جب سورج کا کنارا غروب ہونا شروع ہو جائے تب بھی نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ پوری طرح غروب ہو جائے۔ پس سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت نماز ادا نہ کیا کرو کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع کرتا ہے یا شیاطین کے۔ عبدہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ ہشام نے ان دونوں میں کون سی بات کہی۔

صحیح بخاری، جلد2 حدیث نمبر504 صفحہ نمبر245

﴿4﴾ عن ابی هریرة قال سال صفوان بن المعطل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال یا رسول اللہ انی سائلك عن امر انت به عالم وانا به جاهل قال وما هو قال هل من ساعات اللیل والنهار ساعة تکره فیها الصلوۃ

قال نعم اذا صلیت الصبح فدع الصلوۃ حتی تطلع الشمس فانہا تطلع بقرنی الشیطان ثم صل محضورۃ متقبلۃ حتی تستوی الشمس علی راسك کالرمح فاذا کانت علی راسك کالرمح فدع الصلوۃ فان تلك الساعۃ تسجرفیہا جہنم و تفتح فیہا ابوابہا حتی تزیغ الشمس عن حاجبك الایمن فاذا زالت فالصلوۃ محضورۃ متقبلۃ حتی تصل العصر ثم دع الصلوۃ حتی تغیب الشمس۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صفوان بن معطل نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سے ایک چیز کے بارے میں سوال کرتا ہوں آپ اس سے کے جاننے والے ہیں اور میں اس سے جاہل ہوں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کونسی بات ہے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیا شب و روز میں ایسے اوقات ہیں جن میں نماز مکروہ ہوتی ہے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فریایا ہاں جب تو صبح کی نماز پڑھ لے تو سورج نکلنے تک نماز چھوڑ دے کیونکہ وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ پھر نماز پڑھتے ہو وہ مقبول ہوگی۔ حتّٰی کہ سورج تیرے سر پر نیزے کی طرح آجائے تو اس وقت نماز چھوڑ دو کیونکہ اس وقت جہنم دھکائی جاتی ہے اور اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتّٰی کہ سورج تیری دائیں پلک سے گر جائے تو پھر تیری نماز مقبول ہوگی حتّٰی کہ عصر کی نماز پڑھ لے پھر سورج غروب ہونے تک نماز چھوڑ دے۔

سنن ابنِ ماجہ، جلد1 حدیث نمبر1305 صفحہ نمبر359

﴿5﴾ عن علی قال لما کان یوم الاحزاب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ملا اللہ قبور ھم وبیوتھم نارا کما حبسونا وشغلونا عن الصلوۃ الوسطی حتی غابت الشمس۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ احزاب کے دن یہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ان (کفار ومشرکین) کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے کیونکہ انہوں نے سورج غروب ہونے تک ہمیں الصلوٰۃ الوسطی (عصر کی نماز) پڑھنے کا موقع بھی نہیں دیا۔

صحیح مسلم، جلد 1 حدیث نمبر 1320 صفحہ نمبر 489

﴿6﴾ عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربھا فاذا طلعت و راھا الناس امن من علیھا فذالك حین لا ینفع نفسا ایمانھا لم تکن امنت من قبل۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک مغرب سے سورج نہ نکلے گا جب آفتاب کو مغرب سے طلوع ہوتے دیکھیں گے تو روئے زمین کے سب لوگ ایمان لائیں گے لیکن چونکہ وہ پہلے سے مومن نہ تھے اس لئے اب ان کا ایمان لانا کچھ فائدہ نہ دے گا۔

سنن ابنِ ماجہ، جلد 2 حدیث نمبر 1869 صفحہ نمبر 513

﴿7﴾ عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ عن مواقیت الصلوۃ فقال اشھد معنا الصلوۃ فامر بلا لا فاذن بغلس فصلی الصبح حین طلع الفجر ثم امرہ بالظھر حین زالت الشمس

عن بطن السمآء ثم امرہ بالعصر والشمس مرتفعة ثم امرہ بالمغرب حین وجبت الشمس ثم امرہ بالعشآء حین وقع الشفق ثم امرہ الغد فنور بالصبح ثم امرہ بالظھر فابرد ثم امرہ بالعصر والشمس بیضاء نقیة لم تخالطھا صفرۃ ثم امرہ بالمغرب قبل ان یقع الشفق ثم امرہ بالعشآء عند ذھاب ثلث اللیل اوبعضه شك حرمی فلما اصبح قال این السائل مابین ما رایت وقت۔

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں، ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور نماز کے اوقات کے بارے میں سوال کیا، تو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم ہمارے ساتھ اگلی نمازوں میں شریک رہو، پھر آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا: انہوں نے (صبح صادق ہونے کے ساتھ ہی) اندھیرے میں اذان دی۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسی وقت فجر کی نماز ادا کر لی، پھر جیسے ہی زوال کا وقت ختم ہوا، آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے انہیں ظہر (کی اذان دینے) کا حکم دیا، پھر ابھی سورج بلند ہی تھا کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) انہیں عصر کی (اذان دینے) کا حکم دیا، پھر جیسے ہی سورج غروب ہوا، آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے انہیں مغرب (کی اذان دینے) کا حکم دیا، پھر جیسے شفق غروب ہوئی آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے انہیں عشاء (کی اذان دینے) کا حکم دیا: اگلے دن جب صبح روشن ہوچکی تھی، تو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے انہیں فجر (کی اقامت کہنے) کا حکم دیا، پھر ظہر کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرنے کا حکم دیا، پھر عصر کی نماز کا حکم اس وقت دیا، جب سورج صاف اور چمکدار تھا۔ اس میں

زردی شامل نہیں ہوئی تھی، پھر شفق کے غروب ہونے سے کچھ پہلے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے مغرب (کی اقامت) کا حکم دیا، پھر ایک تہائی رات گزر جانے کے بعد عشاء (کی اقامت) کا حکم دیا: اگلے دن صبح آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے دریافت کیا: (نمازوں کے اوقات کے بارے میں) سوال کرنے والا کہاں ہے؟(اس شخص نے جواب دیا: توآپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا) تم نے جو دیکھا ان کے درمیان والا وقت (ہر نماز کا وقت ہے)۔

صحیح مسلم، جلد 1 حدیث نمبر 1292 صفحہ نمبر 481

﴿8﴾ عن صفوان ابن عسال قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من قبل مغرب الشمس بابا مفتوحا عرضه سبعون سنة فلا يزال، ذلك الباب مفتوحا للتوبة حتى تطلع الشمس من نحوه فاذا طلعت من نحوه لم ينفع نفسا ايمانها لم تكن مانت من قبل او كسبت فى ايمانها خيرا۔

صفوان بن عسال کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مغرب کی طرف ایک دروازہ ہے جو ہمیشہ کھلا رہتا ہے اس کا عرض ستر برس کی راہ ہے یہ دروازہ توبہ کیلئے ہمیشہ کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب سے نہ نکلے اور جب سورج مغرب سے نکلے گا تو اس وقت کسی شخص کا ایمان لانا کام نہ آئے گا اور نہ اس ایمان سے وہ کوئی فائدہ حاصل کرے گا۔

سنن ابنِ ماجہ، جلد 2 حدیث نمبر 1871 صفحہ نمبر 514

﴿9﴾ عن العلآء بن عبدالرحمن انه دخل على انس بن مالك فى داره بالبصرة حين انصرف من الظهر و داره بجنب المسجد فقال قوموا فصلوا

العصر قال فقمنا فصلینا فلما انصرفنا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تلك صلوۃ المنافق یجلس یرقب الشمس حتی اذا کانت بین قرنی الشیطان قام فنقر اربعالا یذ کر اللہ فیھا الا قلیلا قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح۔

علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ وہ بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس انکے گھر میں حاضر ہوئے حضرت انس اس وقت نماز پڑھ کر واپس آئے تھے آپ کا گھر بھی مسجد کے پڑوس میں تھا انھوں نے فرمایا اُٹھو اور عصر نماز ادا کرو۔ علاء بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں ہم نے اُٹھ کر نماز ادا کی۔ واپسی پر آپ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا۔ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا سورج کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان ہو تو اُٹھ کر چار ٹھونگیں مارے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کم کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جامع ترمذی، حدیث نمبر 152 جلد 1 صفحہ نمبر 149

﴿10﴾ عن انس بن مالك عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوا الساعۃ التی ترجی فی یوم الجمعۃ بعد العصر الی غیبوبۃ الشمس۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جمعہ کے دن مقبول گھڑی عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب کے درمیان ہے۔

جامع ترمذی، جلد 1 حدیث نمبر 473 صفحہ نمبر 297

﴿11﴾ عن ابی ذر قال دخلت المسجد حین غابت الشمس والنبی صلی اللہ

علیہ وسلم جالس فقال: یا ابا ذر اتدری این تذھب ھذہ قال: قلت اللہ و رسولہ اعلم ! قال: فانھا تذھب لتستاذن فی السجود فیؤذن لھا و کانھا قد قیل لھا اطلعی من حیث جئت فتطلع من مغربھا قال ثم قرأ و ذلک مستقر لھا ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں غروب آفتاب کے وقت مسجد میں داخل ہوا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اے ابوذر، کیا تو جانتا ہے کہ یہ (سورج) کہاں جاتا ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا یہ اپنے رب سے سجدہ کی اجازت لینے جاتا ہے پس اسے اجازت دے دی جاتی ہے گویا کہ ایک وقت اسے کہا جائے گا وہاں سے طلوع کر جہاں سے آیا ہے۔ پس یہ مغرب سے طلوع ہو گا پھر یہ آیت پڑھی وَذالِک مستقرِ لّھا۔ (یہ اس کا ٹھکانہ ہے)

جامع ترمذی، جلد 2 حدیث نمبر 63 صفحہ نمبر 42

﴿12﴾ و عن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنقطع الھجرۃ حتی تنقطع التوبۃ ولا تنقطع التوبۃ حتی تطلع الشمس من مغربھا ۔

حضرت معاویہ روایت کرتے ہیں کہ سرورِ دو عالم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ہجرت توبہ کے موقوف ہونے تک موقوف نہ ہو گی اور توبہ کا کرنے کا وقت اس وقت تک ہے جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔

مشکوۃ المصابیح، جلد 1 حدیث نمبر 2237 صفحہ نمبر 513

﴿13﴾ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک صلوۃ المنافق یجلس یرقب الشمس حتی اذا صفرت و کانت بین قرنی الشیطان قام فنقر اربعا لا یذکر اللہ فیھا الا قلیلا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول خُدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا منافق کی نماز کی مثال یہ ہے کہ وہ سورج کے ڈھلنے کا منتظر رہے یہاں تک دھوپ پیلی پڑ جائے اور سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان آ جاتا ہے اور کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارتا ہے اور اس دوران تھوڑا سا ذکر الٰہی کرتا ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح، جلد 1 حدیث نمبر 545 صفحہ نمبر 132

﴿14﴾ عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت الظھر اذا زالت الشمس و کان ظل الرجل کطولہ مالم یحضر العصر و وقت العصر مالم تصفر الشمس و وقت صلوۃ المغرب مالم یغب الشفق و وقت صلوۃ العشآء الی نصف اللیل الاوسط و وقت صلوۃ الصبح من طلوع الفجر مالم تطلع الشمس فاذا طلعت الشمس فامسک عن الصلوۃ فانھا تطلع بین قرنی الشیطان۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہے رسول خُدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز ظہر کا وقت سورج کے ڈھلنے اور انسان کے سایہ کے برابر ہونے سے نماز عصر کے وقت تک ہے اور عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے تک ہے اور مغرب کی نماز کا وقت شفق کی موجودگی تک اور عشاء کا وقت نصف یعنی درمیان شب تک اور فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے جب سورج طلوع ہو رہا ہو تو

اس وقت انتظار کرو جب تک کہ پوری طرح آفتاب طلوع نہ ہو جائے کیونکہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح، جلد 1 حدیث نمبر 534 صفحہ نمبر 128

﴿15﴾ وعن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ عیہ وسلم نھی عن الصلوۃ نصف النھار حتی تزول الشمس الا یوم الجمعۃ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نصف النہار کے وقت سورج ڈھلنے تک سوائے جمعہ کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح، جلد 1 حدیث نمبر 979 صفحہ نمبر 223

﴿16﴾ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بالاعمال ستا الدخان والدجال و دابۃ الارض وطلوع الشمس من مغربھا وامر العامۃ وخویصۃ احدکم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چھ چیزوں سے پہلے اعمال کی جلدی کرو۔ دھواں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عام فتنہ اور تمہارے ہر ایک کا خاص فتنہ۔

مشکوٰۃ المصابیح، جلد 3 حدیث نمبر 5229 صفحہ نمبر 29

﴿17﴾ وعن ابی زھیر عمارۃ ابن رویبۃ رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول : لن یلج النار احد صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا ۔یعنی الفجر و العصر ۔

حضرت ابوزہیر حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا: وہ شخص جہنم میں داخل نہ ہوگا جس نے طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے نمازیں ادا کیں۔ یعنی صبح اور عصر کی نمازیں۔

ریاض الصالحین، جلد 2 حدیث نمبر 155 صفحہ نمبر 73

﴿18﴾ عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شغلونا عن صلوۃ الوسطی حتی غربت الشمس۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے (جنگ خندق کے موقع پر) ارشادفرمایا۔ کافروں نے ہمیں درمیانی نماز سے روکے رکھا حتّٰی کہ سورج غروب ہوگیا۔

سنن نسائی، جلد 1 حدیث نمبر 476 صفحہ نمبر 148

﴿19﴾ عن ابن عباس قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغیلۃ بنی عبدالمطلب علی حمرات یلطح افخاذنا ویقول ابینی لا ترموا جمرۃ العقبۃ حتی تطلع الشمس۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہم عبدالمطلب کے نوجوانوں کو گدھوں پر سوار کرکے روانہ فرمایا آپ ہماری رانوں پر مارتے اور ارشاد فرماتے اے میرے بیٹو جمرہ عقبہ پر کنکریاں نہ مارنا یہاں تک کہ سورج نکلے۔

سنن نسائی، جلد 2 حدیث نمبر 3068 صفحہ نمبر 287

﴿20﴾ وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما طلعت الشمس الا وبجنبتیھا ملکان ینادیان یسمعان الخلائق غیر الثقلین یاایھا الناس ھلموا الی ربکم ما قل وکفی خیر مما کثر والھی۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سورج طلوع نہیں ہوتا مگر اُس کے پہلو میں دو فرشتے ہوتے ہیں جو جنوں اور انسانوں کے سواسب کو سُنا کر منادی کرتے ہیں کہ اے لوگو اپنے رب کی طرف آؤ جو تھوڑا اور کفایت کرنے والا ہو وہ ہلاک کرنے والے زیادہ سے اچھا ہے۔

مشکوۃ المصابیح، جلد 2 حدیث نمبر 4988 صفحہ نمبر 503

﴿21﴾ عن عقبۃ ابن عامر نالجھنی یقول ثلث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھانا ان نصلی فیھن او نقبر فیھن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین یقوم قائم نالظھیرۃ حتی تمیل وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے یا جنازہ دفن کرنے سے منع فرماتے۔ ایک تو جس وقت سورج نکل رہا ہو حتّٰی کہ وہ بلند ہو جاتا ہے دوسرے جس وقت ٹھیک دوپہر ہوتی، حتّٰی کہ سورج ڈھل جاتا تیسرے جب غروب ہونے لگتا حتّٰی کہ وہ غروب ہو جاتا ہے۔

سنن نسائی، جلد 1 حدیث نمبر 563 صفحہ نمبر 173

﴿22﴾ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک سجدۃ

من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرکھا ومن ادرك سجدة من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرکھا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے فجر کی نماز کا ایک سجدہ سورج طلوع ہونے سے قبل پالیا تو اس نماز فجر کو پالیا اور جس شخص نے عصر کی نماز کا سجدہ سورج غروب ہونے سے پہلے پا لیا اس نے عصر کو پالیا۔

سنن نسائی، جلد 1 حدیث نمبر 553 صفحہ 171-172

﴿23﴾ عن ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا بالاعمال ستا طلوع الشمس من مغربھا او الدخان او الدجال او الدابة او خاصة احدکم او امر العآمة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چھ (علامات) کے ظہور سے پہلے (نیک) اعمال میں جلدی کرو سورج کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا۔ دھواں، دجال، دابۃ الارض ، موت اور قیامت۔

صحیح مسلم، جلد 3 حدیث نمبر 7264 صفحہ نمبر 702

﴿24﴾ عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرك رکعة من الفجر قبل ان تطلع الشمس فقد ادرکھا ومن ادرك رکعة من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرکھا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے فجر کی ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے پالی

تو اس نے فجر کو پالی اور جس نے سورج غروب ہونے سے قبل عصر کی ایک رکعت پالی تو اس نے عصر کی نماز پالی۔

سنن نسائی، جلد 1 حدیث نمبر 554 صفحہ نمبر 172

﴿25﴾ عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى الظهر اذا زالت الشمس و يصلى العصر بين صلوتيكم ها تين ويصلى المغرب اذا غربت الشمس و يصلى العشآء اذا غاب الشفق ثم قال على اثره ويصلى الصبح الى ان ينفسح البصر۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ظہر کی نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج ڈھل جاتا اور آپ عصر کی نماز تمہاری نمازِ عصر سے پہلے ظہر اور عصر کے درمیان ادا فرماتے اور آپ نمازِ مغرب سورج غروب ہوتے ہی ادا فرماتے اور عشاء جب شفق ڈوب جاتی تو پڑھتے اور جب نگاہ پھیل جاتی تو آپ فجر کی نماز پڑھتے۔

سنن نسائی، جلد 1 حدیث نمبر 555 صفحہ نمبر 172

﴿26﴾ عن عبدالله بن عمرو قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا لم انسه بعد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اول الايات خروجا طلوع الشمس من مغربها و خروج الدابة على الناس ضحى وايهما ما كانت قبل صاحبتها فالاخرى على اثرها قريبا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی ایک ایسی حدیث سنی ہے جسے سننے کے بعد میں اسے کبھی نہیں

بھولا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا(قرب قیامت کی) سب سے پہلی نشانی سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا ہے اور پھر چاشت کے وقت دابۃ الارض کا خروج ہے ان میں سے جو بھی نشانی پہلے ظاہر ہوگی اس کے کچھ ہی دیر بعد دوسری بھی ظاہر ہو جائے گی۔

صحیح مسلم، جلد 3 حدیث نمبر 7250 صفحہ نمبر 695

﴿27﴾ عن ابی هريرة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم نهی الصلوة بعد العصر حتی تغرب الشمس و عن الصلوة بعد الصبح حتی تطلع الشمس۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتّٰی کہ سورج غروب ہو جائے اور فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج نکل آئے۔

سنن نسائی، جلد 1 حدیث نمبر 564 صفحہ نمبر 174

﴿28﴾ عن ابن عباس قال سمعت غير واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم منهم عمر و كان من احبهم الی ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نهی عن الصلوة بعد الفجر حتی تطلع الشمس و عن الصلوة بعد العصر حتی تغرب الشمس۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کئی اصحاب جن میں فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اور آپ ان سب میں پسندیدہ تھے سے سُنا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فجر کے بعد

نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتّٰی کہ سورج نکل آئے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج ڈوب جائے۔

سنن نسائی، جلد 1 حدیث نمبر 565 صفحہ نمبر 174

﴿29﴾ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتحری احد کم فیصلی عند طلوع الشمس و عند غروبھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب سورج طلوع یا غروب ہو رہا ہو تو تم میں سے کوئی شخص جان بوجھ کر نماز نہ پڑھے۔

سنن نسائی، جلد 1 حدیث نمبر 566 صفحہ نمبر 174

﴿30﴾ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یصلی مع طلوع الشمس او غروبھا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

سنن نسائی، جلد 1 حدیث نمبر 567 صفحہ نمبر 174

﴿31﴾ عن ابی سعید نالخذری یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ بعد الصبح حتی الطلوع وعن الصلوۃ بعد العصر حتی الغروب۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سُنا کہ فجر کے بعد کوئی نماز

نہیں جب تک سورج طلوع نہ ہو اور سورج غروب ہو جانے تک نماز عصر کے بعد کوئی نماز۔

سنن نسائی، جلد 1 حدیث نمبر 570 صفحہ نمبر 175

﴿32﴾ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث اذا خرجن لا ینفع نفسا ایمانھا لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیرا طلوع الشمس من مغربھا والدجال ودابۃ الارض۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (قیامت کے قرب کی) تین علامات ایسی ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو جائیں گی تو جو شخص ان کے ظہور سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا ایمان لانے کے بعد اس نے کوئی نیکی نہیں کی تھی اس شخص کو اس وقت ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔(وہ علامات یہ ہیں) سورج کا مغرب کی طرف سے نکلنا، دجال کا خروج، دابۃالارض کا ظہور۔

صحیح مسلم، جلد 1 حدیث نمبر 306 صفحہ نمبر 163

﴿33﴾ عن عائشۃ قالت اوھم عمر انما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تتحروا بصلوتکم طلوع الشمس ولا غروبھا فانھما تطلع بین قرنی الشیطان۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے میں وہم ہوا۔ حالانکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ تم اپنی نماز کو سورج نکلتے یا ڈوبتے وقت پڑھو کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں پر طلوع ہوتا ہے۔

سنن نسائی، جلد 1 حدیث نمبر 573 صفحہ نمبر 175

﴿34﴾ عن ابی هند البجلی و کان من السلف قال تذا کروا الهجرة عند معاویة و هو علی سریره فقال سمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول لا تنقطع الهجرة حتی تنقطع التوبة ثلاثا ولا تنقطع التوبة حتی تطلع الشمس من مغربها۔

ابو ہند بجلی بیان کرتے ہیں لوگوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موجودگی میں ہجرت کا مسئلہ چھیڑ دیا۔ وہ اس وقت اپنے پلنگ پر آرام فرما تھے۔ انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ہجرت اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک توبہ ختم نہیں ہوگی (یہ بات آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور پھر فرمایا) توبہ اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب کی جانب سے طلوع نہیں ہوگا۔

سنن دارمی، جلد 2 حدیث نمبر 2547 صفحہ نمبر 201

﴿35﴾ وعن ابی هریرة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال قال ربکم عزوجل لو ان عبیدی اطاعونی لاسقیتهم المطر باللیل و اطلعت علیهم الشمس بالنهار ولم اسمعهم صوت الرعد۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میرے بندے میرے اطاعت کریں تو میں رات کو اُن پر بارش برساؤں اور دن میں اُن پر سورج طلوع کرتا رہوں اور اُنھیں گرج کی آواز نہ سُناؤں۔

مشکوۃ المصابیح، جلد 2 حدیث نمبر 5077 صفحہ نمبر 523

﴿36﴾ وعن جابر قال قال عمر لابی بکر یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابوبکر اما انک ان قلت ذالک فلقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے حضرت ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کہا۔ اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے بہتر۔ حضرت ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کہا کہ آپ تو یوں کہتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ سورج کسی ایسے شخص پر طلوع نہیں ہوا جو عمر سے بہتر ہو۔

مشکوۃ المصابیح، جلد3 حدیث نمبر5788 صفحہ نمبر229

﴿37﴾ عن برید بن ابی مریم عن ابیہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاسرینا لیلۃ فلما کان فی وجہ الصبح نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنام ونام الناس فلم یستیقظ الا بالشمس قد طلعت علینا فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤذن فاذن ثم صلی الرکعتین قبل الفجر ثم امرہ فاقام فصلی بالناس ثم حدثنا ما ھو کائن حتی تقوم الساعۃ۔

سیدنا حضرت برید بن ابی مریم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے آپ نے اپنے باپ سے سُنا وہ فرماتے تھے ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے رات بھر ہم چلتے رہے جب صبح ہونے لگی تو آپ اُترے اور سو رہے لوگ بھی سو رہے اور نہ جاگے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا تو اس کی حدّت سے جاگ اُٹھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مؤذن کو حکم فرمایا اس نے اذان کہی آپ نے فجر کی دو

سُنتیں پڑھیں پھر امامت کا حکم دیا اس نے اوقات کہی اور آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر آپ نے قیامت تک ہونے والے امور کو ہم سے بیان فرمایا۔

سنن نسائی، جلد1 حدیث نمبر624 صفحہ نمبر188

﴿38﴾ عن عبدالله بن ابی اوفی رضی الله عنه قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر فی شهر رمضان فلما غابت الشمس قال یا فلان انزل فاجدح لنا قال یا رسول الله ان علیك نهارا قال انزل فاجدح لنا قال فنزل فجدح فاتاه به فشرب النبی صلی الله علیه وسلم ثم قال بیده اذا غابت الشمس من ها هنا وجاء اللیل من ها هنا فقد افطر الصائم۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم رمضان کے مہینے میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ سفر کررہے تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اے فلاں! اترو! اور ہمارے لیے ستو گھول دو ان صاحب نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ابھی تو دن باقی ہے (یعنی اندھیرا نہیں چھایا) تو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اترو اور ہمارے لیے ستو گھول دو۔ وہ صاحب اترے اور انہوں نے ستو گھول کر آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں پیش کیے۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں پی لینے کے بعد ہاتھ کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: جب اس طرف سورج غروب ہو جائے اور اس طرف سے رات آجائے تو روزہ دار افطاری کرلے۔

صحیح مسلم، جلد2 حدیث نمبر2455 صفحہ نمبر35

﴿39﴾ عن ابی ایوب قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد ما غربت الشمس فسمع صوتا فقال یهود تعذب فی قبورها۔

سیدنا حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سورج غروب ہونے کے بعد تشریف لائے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک آواز سُن کر فرمایا یہودیوں کواِن کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

سنن نسائی، جلد1 حدیث نمبر2063 صفحہ نمبر634

﴿40﴾ عن عمر بن الخطاب قال من فاته حزبه من الليل فقرأه حين تزول الشمس الى صلوة الظهر فانه لم يفته او كانه ادركه۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے رات کے نوافل و عبادات ادا نہ ہو سکیں بعد ازاں وہ انھیں سورج ڈھلنے سے ظہر کے وقت تک ادا کرلے تو گویا اس نے عبادت کا وہ وقت پالیا۔

سنن نسائی، جلد1 حدیث نمبر1795 صفحہ نمبر558

﴿41﴾ عن عبداللہ ابن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال وقت الظهر مالم تحضر العصر و وقت العصر ما لم تصفر الشمس و وقت المغرب مالم يسقط فور الشفق و وقت العشآء الى نصف الليل و وقت صلوة الفجر مالم تطلع الشمس۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ظہر کا وقت ہے جب تک عصر نہ آئے اور عصر کا وقت ہے جب تک سورج زرد نہ ہو اور مغرب کا وقت ہے جب تک شفق کا اُجالا ساقط نہ ہو اور عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے اور فجر کا وقت ہے جب تک سورج طلوع نہ ہو۔

سنن ابوداؤد، جلد1 حدیث نمبر395 صفحہ نمبر196

﴿42﴾ عن ابن عباس عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک العصر رکعۃ قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک ومن ادرک من الفجر رکعۃ قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک۔

حضرت ابن عباس نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عصر کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے پہلے پالی اس نے نماز عصر پالی جو نماز فجر کی ایک ایک رکعت سورج طلوع ہونے سے پہلے پالے تو اس نے نمازِ فجر پالی۔

سنن ابوداؤد، جلد 1 حدیث نمبر 411 صفحہ نمبر 200

﴿43﴾ و عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ: فتیہ خلق ادم وفیہ ادخل الجنۃ وفیہ اخرج منھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین دن جس پر کہ سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے۔اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن ان کو جنت سے اُتارا گیا۔

ریاض الصالحین، جلد 2 حدیث نمبر 255 صفحہ نمبر 106

﴿44﴾ حدثنی عثمان ابن عبدالرحمن التیمی سمعت انس بن مالک یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الجمعۃ اذا مالت الشمس۔

عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز جمعہ اس وقت پڑھا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

سنن ابوداؤد، جلد1 حدیث 1071 نمبر صفحہ نمبر410

﴿45﴾ عن جابر بن عبداللہ ان عمر بن الخطاب یوم الخندق جعل یسب کفار قریش و قال یا رسول اللہ واللہ ما کدت ان اصلی العصر حتی کادت ان تغرب الشمس فقال رسول اللہ صلی اللہ عیہ وسلم فواللہ ان صلیتھا فنزلنا الی بطحان فتوضا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و توضانا فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العصر بعدما غربت الشمس ثم صلی بعدھا المغرب۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، غروۂ خندق کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کفار قریش کو بُرا کہنا شروع کیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم، میں نے آج عصر کی نماز نہیں پڑھی اور سورج غروب ہونے والا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ اللہ کی قسم! میں نے بھی نہیں پڑھی (حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں) اس کے بعد ہم پتھریلے حصے کی طرف آئے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا، ہم نے بھی وضو کیا ور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سورج غروب ہو جانے کے بعد عصر کی نماز ادا کی اور اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

صحیح مسلم، جلد1 حدیث نمبر1329 صفحہ نمبر492

﴿46﴾ عن ابی حرب بن ابی الاسود عن عبداللہ بن فضالۃ عن ابیہ قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان فیما علمنی وحافظ علی الصلوات الخمس قال قلت ان ھذہ ساعات لی فیھا اشغال فمرنی بامر جامع اذا انا فعلتہ اجزاعنی فقال حافظ علی العصرین وما کانت من لغتنا فقلت وما العصران فقال صلوۃ قبل طلوع الشمس وصلوۃ قبل غروبھا۔

ابوالاسود سے روایت ہے کہ عبداللہ بن فضالہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے جن باتوں کی تعلیم دی ان میں سے یہ بھی سکھایا کہ پانچوں نمازوں کی محافظت کرنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ ان اوقات میں مجھے مشغولیت بہت ہوتی ہے لہٰذا مجھے ایسا جامع فارمولہ بتائیے کہ اس پر عمل کروں تو کفائت کرے۔فرمایا کہ نچوڑ کی دونوں نمازوں کی محافظت کرنا چونکہ عصرین کا لفظ ہماری بول چال میں نہ تھا اس لئے میں عرض گزار ہوا کہ دو عصرین کیا ہیں؟ فرمایا کہ صبح کی نماز جو سورج طلوع ہونے سے پہلے ہے اور وہ نماز جو غروب آفتاب سے پہلے ہے۔

سنن ابوداؤد، جلد 1 حدیث نمبر 426 صفحہ 205

﴿47﴾ عن ابی بسرۃ الغفاری عن البراء بن عازب نالانصاری قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ عشر سفرا فما رایت ترك رکعتین اذا زاغت الشمس قبل الظھر۔

بصرہ غفاری سے روایت ہے حضرت براء بن عازب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اٹھارہ سفروں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کیا لیکن میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سورج ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے دو رکعتوں کو ترک کیا ہو۔

سنن ابوداؤد، جلد 1 حدیث نمبر 1209 صفحہ نمبر 452

﴿48﴾ عن سلمة بن الاکوع قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی المغرب ساعة تغرب الشمس اذا غاب حاجبها۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب سورج غروب ہوتا اور اس کی ٹکیہ چھپ جاتی تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب کی نماز ادا کر لیتے تھے۔

سنن دارمی، جلد 1 حدیث نمبر 1241 صفحہ نمبر 408

﴿49﴾ عن ابی العالیة عن ابن عباس قال شهد عندی رجال مرضیون فیهم عمر بن الخطاب و ارضا هم عندی عمر ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال لا صلوة بعد صلوة الصبح حتی تطلع الشمس ولا صلوة بعد صلوة العصر حتی تغرب الشمس۔

ابوالعالیہ سے روایت ہے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میرے پاس کتنے ہی بزرگوں نے شہادت دی جن میں حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بھی تھے اور ان میں حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میرے نزدیک سب سے بزرگ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز فجر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو جائے اور نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے۔

سنن ابوداؤد، جلد 1 حدیث نمبر 1262 صفحہ نمبر 475

﴿50﴾ سماك قال قلت لجابر سمرة اکنت تجالس رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم کثیرا فکان لا یقوم من مصلاه الذی صلی فیه الغداة حتی تطلع الشمس فاذا طلعت قام صلی الله علیه وسلم۔

سماک نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ کیا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مجالس میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا؟ فرمایا، ہاں بارہا۔ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس مصلّے سے نہ اُٹھتے جس پر نماز فجر پڑھی ہوتی یہاں تک کہ سورج نکل آتا۔ جب آفتاب طلوع ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوتے۔

سنن ابوداؤد، جلد1 حدیث نمبر1280 صفحہ نمبر480

51:۔عن وھب بن الاجدع عن علی ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نھی عن الصلوۃ بعد العصر الا والشمس مرتفعة۔

وہب بن الاجدع نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے ماسوائے اس کے کہ سورج بلند ہو۔

سنن ابوداؤد، جلد1 حدیث نمبر1260 صفحہ نمبر475

52۔عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم غابت له الشمس بمکة فجمع بینھما بسرف۔

ابو زبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے سورج مکہ مکرمہ میں غائب ہو گیا تو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے سرف کے درمیان میں دونوں نمازوں کو جمع فرمایا۔

سنن ابوداؤد، جلد1 حدیث نمبر1202 صفحہ نمبر451

53۔ عن ابن شہاب عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ارتحل قبل ان تزيغ الشمس اخر الظهر الى وقت العصر ثم نزل فجمع بينهما فان زاغت الشمس قبل ان يرتحل صلى الظهر ثم ركب صلى الله عليه وسلم۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو نماز ظہر کو نماز عصر تک مؤخر فرما لیتے پھر اترتے اور دونوں جمع کر لیتے۔ اگر کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر پڑھ کر سوار ہوتے۔

سنن ابوداؤد، جلد 1 حدیث نمبر 1205 صفحہ نمبر 451

54۔ عن اسامة قال كنت ردف النبى صلى الله عليه وسلم فلما وقعت الشمس دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا جب سورج غروب ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم روانہ ہوئے تھے۔

سنن ابوداؤد، جلد 2 حدیث نمبر 158 صفحہ نمبر 73

55۔ عن هلال بن عامر نالمزنی حدثنی رافع بن عمرو نالمزنی قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب الناس بمنى حين ارتفع الضحى على بغلة شهبآء على رضى الله عنه يعبر عنه والناس بين قآئم وقاعد۔

ہلال بن عامر مزنی سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن عمرو مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مِنیٰ میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا جبکہ آفتاب بلند ہوگیا تھا آپ اپنے خچر شہباء پر سوار تھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے ارشادات سمجھا رہے تھے اور کچھ لوگ کھڑے اور کچھ بیٹھے ہوئے تھے۔

سنن ابوداؤد، جلد 2 حدیث نمبر 190 صفحہ نمبر 82

56۔ عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترسلوا فوا شیکم اذا غابت الشمس حتی تذھب فحمۃ العشآء فان الشیاطین تعیث اذا غابت الشمس حتی تذھب فحمۃ العشآء۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب سورج غروب ہو جائے تو اپنے جانوروں کو کُھلے نہ چھوڑا کرو یہاں تک کہ عشاء کی سیاہی آ جائے کیونکہ سورج غروب ہونے سے عشاء کا اندھیرا آنے تک شیطان چھیڑا کرتے ہیں۔

سنن ابوداؤد، جلد 2 حدیث نمبر 832 صفحہ نمبر 310

57۔ عن الزھری اخبرنی انس بن مالك ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج حین زاغت الشمس فصلی بھم صلوۃ الظھر۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سورج ڈھل جانے کے بعد تشریف لائے اور انہوں نے ظہر کی نماز پڑھائی۔

سنن دارمی، جلد 1 حدیث نمبر 1238 صفحہ نمبر 406

58۔ عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان اقعد مع قوم يذكرون الله تعالیٰ من صلوۃ الغداۃ حتى تطلع الشمس احب الى من ان اعتق اربعة من ولد اسمعيل ولان اقعد مع قوم يذكرون الله من صلوۃ العصر الى ان تغرب الشمس احب الى من ان اعتق اربعة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو نماز فجر سے سورج طلوع ہونے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو یہ مجھے اولادِ اسمٰعیل کے چالیس غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے اور اگر میں ایسے لوگوں کے پاس بیٹھوں جو نمازِ عصر سے سورج غروب ہونے تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو یہ مجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

سنن ابوداؤد، جلد 3 حدیث نمبر 269 صفحہ نمبر 107

59۔ و عن جابر بن سمرة رضى الله عنه قال : كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا صلى الفجر تربع فى مجلسه حتى تطلع الشمس حسناًء۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب نمازِ فجر سے فارغ ہو جاتے تو مجلس میں چار زانو بیٹھ جاتے حتیٰ کہ سورج اچھی طرح روشن ہو کر نکل آتا۔

ریاض الصالحین، جلد 1 حدیث نمبر 824 صفحہ نمبر 446

60۔ عن جرير بن عبدالله قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم جلوسا فنظر الى القمر ليلة البدر ليلة اربع عشرة فقال انكم سترون

ربکم کما ترون هذا لا تضامون فی رؤیته فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوة قبل طلوع الشمس وقبل غروبها فافعلوا ثم قرأ هذه الایة فسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ تم عنقریب اپنے رب کو ایسے دیکھو گے جیسے اِسے دیکھتے اور اِسے دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش نہیں آتی پس اگر تم سے حفاظت ہو سکے اُس نماز کی جو سورج طلوع ہونے سے پہلے ہے اور غروب ہونے سے پہلے توبہ کرو۔ پھر آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے پاکی بیان کر سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے۔

سنن ابوداؤد، 3 جلد حدیث نمبر 1302 صفحہ 481-482

61۔ قال سمعت محمد بن عمرو بن الحسن بن علی قال سالنا جابر بن عبدالله فی زمن الحجاج و کان یؤخر الصلوة عن وقت الصلوة فقال جابر کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی الظهر حین تزول الشمس والعصر وهی حیة او نقیة والمغرب حین تجب الشمس والعشآء ربما عجل و ربما اخر اذا اجتمع الناس عجل و اذا تاخروا اخر والصبح ربما کانوا او کان یصلیها بغلس۔

محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں حجاج نے اپنے عہد حکومت میں ایک نماز کو اپنے وقت سے تاخیر سے ادا کیا۔ ہم نے اس بارے میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

سوال کیا تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز سورج ڈھل جانے کے بعد ادا کر لیتے تھے اور جب آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) عصر ادا کرتے تو سورج ابھی روشن (راوی کو شک ہے یا شاید یہ فرمایا) چمکدار ہوتا تھا اور مغرب اس وقت ادا کر لیتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا۔ عشاء کی نماز آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کبھی جلدی ادا کر لیتے اور کبھی تاخیر کر دیتے تھے جب لوگ اکٹھے ہو جاتے تو جلدی ادا کر لیتے جب لوگ تاخیر کر دیتے تو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) بھی تاخیر سے ادا کرتے۔ صبح کی نماز آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اندھیرے میں ہی ادا کر لیا کرتے تھے۔

سنن دارمی، جلد 1 حدیث نمبر 1217 صفحہ 395

62۔ حضرت علامہ نورالدین عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ اپنی شہرہ آفاق تصنیف میں ایک روایت لکھتے ہیں۔ اسما بن عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ہم صحرائے خیبر میں تھے کہ حضور علیہ السّلام کا سر انور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی جھولی میں تھا۔ دراں وقت وحی نازل ہوئی اور آفتاب غروب ہو گیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز قضا ہو گئی جب وحی کے آثار ختم ہوئے تو حضور علیہ السّلام نے دُعا کی کہ اے اللہ۔ اگر علی تیرے اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھے تو سورج کو حکم دے کہ وہ واپس لوٹ آئے۔ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سورج غروب ہو چکا تھا لیکن ہم نے دیکھا کہ وہ پھر طلوع ہوا۔ اور دشت وجبل اس کی کرنوں سے چمکنے لگے۔

شواہد النبوت مترجم صفحہ نمبر 160

آیاتِ قرآنی اور کثیر احادیث مبارکہ سے صاف صاف معلوم ہوا کہ زمین ساکن ہے اور سورج گردش کر رہا ہے اور سائنس کا نظریہ حرکتِ زمین سراسر باطل ہے کہ زمین سورج کے گرد گردش کر رہی ہے۔ یہاں پر اور بھی بے شمار احادیث ہیں لیکن اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل اس گناہ گار و سیاہ کار کی یہ کوشش قبول فرمائے۔آمین۔

یہاں پر بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ سورج کا نکلنا، طلوع ہونا سے مُراد وہ نہیں ہے جو آپ لوگ سمجھتے ہیں بلکہ زمین کا گردش کرنا ہے کیونکہ اگر اُس دور کے لوگوں کو یہ کہہ دیا جاتا کہ زمین گردش کر رہی ہے تو یہ بات اُن کی عقل میں نہ آتی جو کہ پریشانی کا سبب بن سکتی تھی۔ معترض کا اعتراض قرآن و حدیث سے نہیں بلکہ اُس کے ذہن کی پیداوار اور غیروں کی اندھی تقلید ہے۔ جواب ملاحظہ کیجئے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ جلِ شانہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

"میں اولین کا علم جانتا ہوں اور میں آخرین کا علم جانتا ہوں"۔

فتوحات مکیہ صفحہ 205 نمبر جلد 2

دوسری بات یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کو بھی یہ علم دیا ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔

وعن ابی ھریرۃ قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعآئین فاما احدھما فبثثتہ فیکم و اما الاخر فلو بثثتہ قطع ھذا البلعوم یعنی مجری الطعام (رواہ البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دو قسم کا علم حاصل کیا ہے، ان میں سے ایک تو لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ لیکن اگر دوسرا بھی پیش کردوں تو میرا گلا کاٹ دیا جائے۔ یعنی کھانے کی رگیں۔ (بخاری)

مشکوٰۃ المصابیح، جلد 1 حدیث نمبر 252 صفحہ نمبر 75

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے سورۃ الطلاق آیت 12 کے بارے میں فرمایا:

"اگر میں اس کی تفسیر کروں تو تم مجھے کہو گے میں کافر ہوں اور ایک روایت میں فرمایا تم مجھے سنگسار کر دو"۔

فتوحات مکیہ صفحہ نمبر 280-290 جلد 2

قرآن مجید فرقانِ حمید میں ہر چیز کا بیان ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے قرآن کے اسرار و رموز اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو سکھائے جسے چاہا سکھا دیا۔ صرف 12 سال میں حضرت

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ بقرہ کی تفسیر اسرار و رموز کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"اگر میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھر دوں"۔

نزھۃ القاری صفحہ نمبر 417 جلد 7

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"کہ اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو میں اُسے قرآن سے پالوں"۔

روح المعانی بحوالہ تفسیر نعیمی صفحہ نمبر 627 جلد 6

ایک شخص نے محمد بن علی مرتضٰی غالباً محمد بن حنفیہّ سے اس (کھٰیٰعٓصٓ) کی تفسیر پوچھی تو انھوں نے کہا :

"کہ اگر میں اس کی تفسیر تم کو بتادوں تو تم پانی پر اس طرح چلو گے کہ قدم بھی پانی میں نہیں ڈوبے گا"۔

نزھۃ القاری صفحہ نمبر 524 جلد 7

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایمان کی پختگی کا یہ عالم تھا کہ صاحب زبان ہونے کے باوجود قرآن حکیم کے وہی معنیٰ و مفہوم معتبر سمجھتے تھے جس کی تصدیق حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرمادیا کرتے تھے۔

پتہ چلا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جن کو آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کا علم سکھایا وہ قرآن حکیم کے الفاظ و معنیٰ اور مفہوم کے ساتھ ساتھ اس

کے اسرار و رموز سے بھی واقف تھے۔ معترض کا یہ کہنا کہ اگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سامنے زمین کی گردش کا بیان کر دیا جاتا تو اُن کو حیرت ہوتی اور اُن کی عقل میں یہ بات نہ آتی۔ بڑی عجیب بات ہے۔

دیکھئے یہ کوئی اتنی پیچیدہ بات نہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سمجھ میں نہ آتی اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما دیتے کہ زمین گردش کرتی ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم دل و جان سے قبول کر لیتے۔ کیونکہ جب وہ معراج کے واقعہ کو تسلیم کر لیتے ہیں جو عقل سے وراء ہے کیونکہ سائنس تو یہ کہتی ہے کہ انسانی جسم بغیر آکسیجن کے زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتا اور یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ جتنا زیادہ بلندی پر جاتے جائیں گے آکسیجن ختم ہوتی جائے گی۔ کیا سائنس کے پروردہ لوگ معراج کی حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ ہاں جن کا ایمان آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہو تو وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہر بات بلا چون وچرا تسلیم کرتے ہیں بغیر کسی دلیل کے۔ لہٰذا صحابہ کرام، علماءِ امت اور ہر صاحبِ مسلمان نے معراج کی حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ ذرا یہ بھی تو سوچئے کہ قرآن حکیم میں صاف صاف الفاظ میں سورج کے چلنے کا حکم ہے اگر رب تعالیٰ جلِ جلالہ یہ کہہ دیتا کہ زمین سورج کے گرد گردش کرتی ہے تو پھر کس کی مجال تھی جو انکار کرتا۔

ایک عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بات ملاحظہ کیجئے۔ میں اپنے الفاظ میں بیان کرتا ہوں اُن سے پوچھا کہ کیا زمین گردش کرتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ بتاؤ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شہنشاہی کہاں تک ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تابع کون کون ہیں؟ بتایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تابع کائنات کی ہر چیز ہے اور شجر و حجر، چاند سورج، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرتے

ہیں اور یہ سب خادم ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے۔فرمایا! تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ مبارک زمین پر ہو اور وہ سورج کا طواف کرے۔یہ تو ہو سکتا ہے کہ سورج حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک کا طواف کرے۔کیونکہ سورج خادم ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آقا۔

ہاں اب ہم یہ بتائیں گے کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سائنس کی طرف توجہ کیوں نہ دی؟پہلے یہ سمجھ لیں کے سائنس ادنٰی چیز ہے اور روحانیت اعلیٰ چیز۔ایک اعلیٰ چیز کے ہوتے ادنٰی چیز کے پیچھے چلنا یہ حماقت ہے آپ کہیں گے وہ کیسے؟ ایک بات ذہن نشین کر لیں کہ جب سے ہم نے اسلامی تعلیمات سے روگردانی کی ہے مسلمانوں کا زوال شروع ہو گیا کیونکہ مسلمان جب سے مادیت کی طرف راغب ہوئے روحانیت سے الگ ہوتے چلے گئے اور پستی کا شکار ہوگئے۔یہاں پر روحانیت کی کامیابی اور سائنس کے کمزور ہونے پر چند دلیل پیش کرنا چاہوں گا۔

ایک دفعہ مدینہ منورہ میں زلزلہ آ گیا، مکانات تباہ ہوگئے۔پریشان حال لوگ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ سے التجا کی کہ ہمارے ساتھ یہ حادثہ رونما ہو رہا ہے۔امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلال میں آگئے اور اپنا کوڑا زمین پر مارتے ہوئے للکارے کہ اے زمین کیا میں نے تجھ پر عدل نہیں کیا۔یہ فرمانا تھا کہ زلزلہ یک دم رُک گیا۔

روحانیت کا سائنس کو یہ چیلنج ہے کہ سائنس کتنی ہی ترقی کر لے لیکن کوئی ایسا آلہ ایجاد نہیں کر سکتی جو آئے ہوئے زلزلے کو روک دے یہ کمال صرف روحانیت کو حاصل ہے اور یہی روحانیت کی کامیابی کی دلیل ہے۔حضر عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ

عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایسے محبوب غلام ہیں جو آئے ہوئے زلزلے کو روک سکتے ہیں۔ تو معلوم ہو کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلیٰ چیز کے ہوتے ہوئے ادنیٰ چیز کے پیچھے کیوں پڑھتے ؟

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک بڑھیا کا تیل زمین پر گر گیا اور وہ بیچاری اپنے مالک کے خوف سے رونے لگے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہاں سے گزر ہوا۔ آپ نے بڑھیا سے رونے کی وجہ پوچھی۔ بڑھیا نے اپنا سارا ماجرا بیان کر دیا۔ آپ نے زمین کو حکم دیا تو زمین نے بڑھیا کا چوسا ہوا سارا تیل واپس کر دیا۔ سائنس نے تو اب ترقی کی ہے کہ آلات کی مدد سے زمین سے تیل نکالنے میں کامیاب ہو گئی مگر صدیوں پہلے ایک مرد مومن کے حکم سے زمین نے چوسا ہوا تیل واپس کر دیا جبکہ سائنس تو زمین سے تیل نکالنے میں کامیاب ہوئی ہے نہ کہ گرے ہوئے تیل کو واپس لانے میں۔

ٹیلی فون کے باعث آوازوں کے فاصلے سمٹ گئے اور بقول سائنس پرست کہ سائنس نے اتنی ترقی کر لی کہ ہزاروں میل دور رہ کر اپنی آواز دوسرے کو پہنچا سکتا۔ دینِ اسلام سائنس کی ترقی کا دشمن نہیں ہے۔ سائنس وہی صحیح ہے جو قرآن و حدیث کے تابع ہو۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی میں منبر پر خطبہ دے رہے ہیں دورانِ خطبہ اچانک آپ فرمانے لگے اے ساریہ پہاڑ کے پیچھے ، اے ساریہ پہاڑ کے پیچھے۔ کچھ دنوں کے بعد اسلامی لشکر نہاوند سے فتح و کامرانی کے پھیرے اُڑاتا ہوا جب مدینہ منورہ پہنچا جن کے سپہ سالار حضرت ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اُنھوں نے اپنی پوری روداد سنائی اور بتایا کہ کس طرح ہم دشمن کے نرغے میں تھے اور بچ نکلنے کا کوئی طریقہ نہیں تھا

کہ اچانک امیر المومنین کی آواز سُنائی دی کہ اے ساریہ پہاڑ کے پیچھے۔ جب ہم نے آپ کے کہنے پر عمل کیا تو فتح فرمائی۔

دیکھئے۔ مدینہ منورہ سے تین سو میل دور نہاوند کے لشکر کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغیر کسی آلات کی مدد سے لشکر اسلامی کو ملاحظہ فرمارہے ہیں وہ آپ کی آواز سُن کر عمل بھی کر رہے ہیں یہ روحانیت کی اعلیٰ کامیابی نہیں تو اور کیا ہے؟ مذکورہ بالا حوالہ ٹیلی ویژن اور ٹیلی فون دونوں پر لاگو ہوتا ہے۔

یہ سائنس کی طرقیاں اور ایجادات کچھ عرصہ قبل کی ایجادات ہیں مگر روحانیت نے صدیوں پہلے یہ عمل کر کے دکھایا ہے جس کی تصدیق آج سائنس کر رہی ہے۔ ایک واقعہ اور ملاحظہ کر کے ایمان تازہ کیجئے۔

آج سے صدیوں پہلے لاہور میں داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانے میں ایک مسجد کے قبلہ رُخ نہ ہونے پر جھگڑا ہو گیا جب جھگڑا زیادہ بڑھا تو حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ نے فرمایا لوگو۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ اس مسجد کا رُخ قبلہ کی طرف نہیں ہے تو فجر (یا کوئی اور) نماز میرے پیچھے ادا کریں اور خانہ کعبہ کا دیدار کریں۔ جب لوگوں نے آپ کے حکم کے مطابق اس مسجد میں تشریف لائے اور داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کے پیچھے تکبیر اولیٰ کہی تو عجیب منظر دیکھتے ہیں کہ خانہ کعبہ اپنی پوری عظمت و رعنائیوں کے ساتھ اُن کی آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔

معلوم ہوا کہ روحانیت اعلیٰ چیز ہے اور سائنس ادنیٰ چیز۔ آج سائنس نے اتنی ترقی کرلی کہ راکٹ اور جہاز کے ذریعے فضاؤں اور خلاؤں کو تسخیر کر کے دُنیا کو حیرت میں ڈال دیا تو یہ بھی کوئی بڑی بات نہیں کیونکہ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کی

کھڑاؤں نے بغیر کسی آلات کی مدد سے اُڑ کر جادو گر کو فضاؤں میں سے مار مار کر نیچے اُتار دیا۔

بات طویل ہو گئی اسی پر اکتفا کرتا ہوں سمجھنے والے کے لئے ایک دو حوالے اور واقعے ہی کافی ہوتے ہیں اور ضدی وہٹ دھرم کیلئے دفتر بھی بیکار۔

معلوم ہوا کہ ہمارے اسلاف نے اگر سائنس پر توجہ نہ دی تو یہ اُن کی کم علمی نہیں۔ کیونکہ وہ تو قرآن و حدیث کے اسرار ورموز سے واقف تھے اور قرآن مجید میں ہر شے کا بیان ہے۔ بلکہ اُنھوں نے اعلیٰ چیز کے ہوتے ہوئے ادنیٰ چیز کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیا۔ اور یہ ثابت کر دیا کہ کوئی عقل مند شخص اعلیٰ کے ہوتے ہوئے ادنیٰ چیز کے پیچھے دوڑنے کی حماقت نہیں کر سکتا۔

آج مسلمانوں کی پستی اس وجہ سے ہے کہ مسلمانوں نے اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلنا چھوڑ دیا اور یہود ونصاریٰ کی پیروی میں پڑ کر اپنی عظمت و شان بُھلا بیٹھے۔ مسلمان آج بھی اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلنا شروع کر دیں تو یقین جانئے کہ کوئی قوم ایسی نہیں جو پھر مسلمانوں کو پستی کی طرف دھکیل سکے۔

اس کتاب میں یہ ثابت کرنیکی کوشش کی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن کے معنیٰ و مفہوم اور اسرار و رموز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کئے اور وہی اُمت کو دیئے۔ وہ قران و حدیث کے عالم تھے وہ حضرات صحبتِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن و حدیث کے علم پر عبور حاصل رکھتے تھے۔

قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ زمیں ساکن ہے اور سورج گردش کر رہاہے اور یہی حقیقت ہے جس کا دل چاہے آیات و احادیث پر ایمان لائے یا سائنس پر۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْن

غیر مطبوعہ کتب

ایک حدیث تین باتیں
ایک حدیث ایک بات تین تاکید
درود شریف
حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پیدائش مولیٰ کی دھوم
میلاد قرآن و حدیث کی روشنی میں
میلاد النبی ﷺ کا ثبوت
بے مثل ولازوال محبت
شان عظمت اہل بیت رضی اللہ عنہم
عقائد امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ
ایمان کی بنیاد
اصلی چہرے
انگریز کے ایجنٹ کون؟
ننگے سر نماز
پاکستان کے مخالف علماء
حکیم الامت کی فحش باتیں
زمین ساکن ہے
بے ادبیاں اور گستاخیاں
راہ ہدایت
کیا جہاد قسطنطنیہ میں یزید شریک تھا؟
نماز کی باتیں
باطل اپنے آئینے میں
تحریک پاکستان اور معارف رضا

وہابی جہاد کی حقیقت
وسیلہ کا ثبوت
علماء دیوبند کا دوغلہ پن
دیوبندی کرتوت کے چند نمونے
حکیم الامت کے ڈھنگ نرالے
جہاد یا فساد
خوابوں کی کہانی
ایک چہرہ دو روپ
مشابہت
تقویۃ الایمان کا جائزہ
مودودیت کیا ہے؟
شب برات ایک عظیم رات